اشیاء فروخت کر دی جاتی ہیں یا غریب ترین خاندانوں میں تقسیم کر دی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ "خواہرانِ ٹریضہ" اور "مشنریز آف چیریٹی" ہیں جو تقریباً معذور بچوں کی نگہداشت کرتے ہیں اور تقریباً یہ سارے بچے مسلمان ہیں۔ عام مسیحیوں کو دینی تعلیم کے کورسز کرائے جا رہے ہیں تاکہ نوجوان لوگ تیار ہو سکیں۔

اسرائیل اور ویٹیکن کے درمیان سفارتی تعلقات

۱۳ ستمبر ۱۹۹۳ء کو "تنظیم آزادی فلسطین" اور اسرائیل کے درمیان اسرائیل کے مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں کو محدود خود مختاری دیے جانے کے معاہدے کے بعد ویٹیکن اور اسرائیل نے سفیروں کی سطح پر تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ جولائی ۱۹۹۲ء میں دو طرفہ مسائل پر تبادلۂ خیال کے لیے قائم شدہ مشترکہ کمیشن کے تحت تل ابیب اور ہولی سٹی کے درمیان مسلسل مذاکرات کے بعد ہوا ہے۔

ویٹیکن اِس مکالمے کے ذریعے، جس کی پبلسٹی نہیں کی گئی، یہودیوں اور کیتھولک مسیحیوں کے درمیان تعلقات بہتر بنانا چاہتا ہے۔ اسرائیل کے قیام سے اب تک ویٹیکن کے تعلقات یہودی ریاست کے ساتھ گرم جوشی پر مبنی نہیں رہے تاہم ویٹیکن نے "محفوظ سرحدوں" کے اندر اسرائیل کے قائم رہنے کے حق کو ہمیشہ تسلیم کیا ہے۔ مقبوضہ فلسطین میں مسیحیوں کی ایذا رسانی اور مقدس مقامات بشمول القدس الشریف کی بالارادہ توہین کے مسائل پر ویٹیکن کو شدید اختلافات ہیں۔ اسرائیل کے ساتھ ویٹیکن کے تعلقات میں نشیب و فراز آتے رہے ہیں۔ ویٹیکن کی خواہش ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کے مسئلے کا پُرامن حل تلاش کیا جائے جس میں فلسطینیوں کے حق خود اختیاری کی ضمانت دی جائے اور فلسطینیوں کے اپنے گھروں کو واپس آنے کا حق تسلیم کیا جائے۔ بعد میں جب عرب حکومت اور اسرائیل کے درمیان خفیہ مذاکرات ہوئے اور "تحریک آزادی فلسطین" اور اسرائیل مذاکرات کی میز پر آ گئے تو ویٹیکن نے اپنا مطالبہ ترک کر دیا اور مشرقِ وسطیٰ کے مسئلے کا حل امریکہ کے زیر نگرانی ہونے والے مذاکرات پر چھوڑ دیا۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۳ء کو تل ابیب میں اسرائیل اور ویٹیکن کے وزرائے خارجہ نے ایک "بنیادی معاہدہ" پر دستخط کیے ہیں جس کے مطابق دونوں ریاستیں ایک دوسرے کے ہاں اپنے "خصوصی نمائندے" بھجیں گی اور اِس کے بعد سفارتی سطح پر مکمل تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اِس "بنیادی معاہدے" پر دستخطوں کے بعد پوپ کے دورۂ فلسطین کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔